تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ندائے خلافت

ہفت روزہ   لاہور

جلد نمبر4 شمارہ نمبر13   20 تا 26 شوال 1415ھ   22 تا 28 مارچ 95ء   خبرنامہ شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان   قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

اسلام اور پاکستان کے دشمنوں نے شیعہ سنی اختلاف کو دہشت گردی کے لیے آڑ بنا رکھا ہے ---ڈاکٹر اسرار احمد

دین اسلام جس قدر رواداری اور برداشت کا مظاہرہ کرتا ہے کوئی دوسرا مذہب اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے   ایران نے اپنے ہاں شیعہ اسلام نافذ کر کے عملی راستہ دکھادیا ہے

لاہور - ۱۷/ مارچ: - امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے خبردار کیا ہے کہ خدانخواستہ پاکستان نہ رہا تو نہ شیعہ رہیں گے نہ سنی اور نہ ان کی باہمی تفرقہ بازی بلکہ شیعہ بھائی یہ بات بھی گرہ میں باندھ لیں کہ پھر نیو ورلڈ آرڈر کی یلغار کے آگے ایران بھی نہیں ٹھہر سکے گا۔ امریکہ کے دورے سے واپسی پر مسجد دارالسلام باغ جناح میں اپنے پہلے خطاب جمعہ کے موضوع پر براہ راست بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اللہ کا دین حضرت آدم سے لے کر ہمارے نبی ﷺ تک ایک رہا اور ابد تک ایک ہی رہے گا البتہ شریعت بدلتی رہی ہے اور یہ سلسلہ بھی ختم نبوت پر آکر رک گیا جو درحقیقت تکمیل نبوت و رسالت تھی۔ اب شریعت بھی ایک ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ دین توحید باری تعالیٰ کا نام ہے جو حاکم مطلق ہے اور پوری زندگی جس کے احکام کے تحت بسر کی جاتی ہے البتہ حاکم حقیقی کے نمائندے کے طور پر وقت کے رسول کی اطاعت لازم آتی ہے تاہم اللہ کی حاکمیت ایک نظری سی شے بن جاتی ہے جس کی عملی شکل رسول متعین کرتے ہیں۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ اختلاف سنت رسول کی تعبیر میں ہی پیدا ہوتا ہے جو اگر نیک نیتی سے کیا جائے تو اختلاف رہتا ہے لیکن اس میں بدنیتی شامل ہو جائے تو اختلاف تفرقہ بن جاتا ہے جو درحقیقت ایک دوسرے کی ضد میں پیدا ہوتا اور تفوق حاصل کرنے کی خواہش کے ساتھ پروان چڑھ کر بدترین فرقہ واریت کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ اسلام کتاب و سنت کے مجموعے سے عبارت ہے لیکن سنت کے معاملے میں دینی رہنماؤں میں تفرقہ کے بیج پڑ جائیں تو اگلی نسل میں خود کتاب کے بارے میں بھی شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کتاب و سنت پر اتفاق ہو تو تفرقہ پیدا نہیں ہوگا۔ تفرقہ تبھی پیدا ہوتا جب ختم نبوت کی مہر توڑی جائے چنانچہ اسلام کی تاریخ میں آج تک تکفیر صرف نبوت کے دعویداروں اور ان کی تصدیق کرنے والوں کی ہوئی ہے ورنہ بڑے سے بڑے اختلاف پر بھی کسی کی تکفیر نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ملک میں دہشت گردی اور تخریب کاری کو شیعہ سنی فرقہ واریت کی آڑ مل رہی ہے اور اس کے ڈانڈے باہر سے ملے ہوئے ہیں۔ مغرب کا سوچا سمجھا فیصلہ ہے کہ ان کی تہذیب کو اصل خطرہ اسلام سے ہے چنانچہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں میں اختلافات کو ہوا دینے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ کراچی میں اگرچہ حقیقی اور الطاف گروپ کا تصادم بھی ایک عامل ہے تاہم وہاں بھی قتل و غارت گری کو فرقہ واریت کا رنگ دیا گیا اور اگر دونوں گروہ ہوشمندی سے کام نہ لیتے تو دشمنوں کا یہ وار بہت کاری تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح پاکستان میں اسلام کے نہ آسکنے کی ایک وجہ اگرچہ مذہبی جماعتوں کی سیاست گردی ہے تاہم اس میں شیعہ سنی اختلاف کا حصہ بھی کم نہیں۔ غنیمت ہے کہ تحریک فقہ جعفریہ نے اپنے نام میں سے اب "نفاذ" کا لفظ نکال دیا ہے تاہم یہ جھگڑا اپنی جگہ قائم ہے کہ شریعت نافذ ہو تو فقہ کون سی ہوگی۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے مزید کہا کہ نیو ورلڈ آرڈر کی یلغار کے خلاف ایران ہمارا فطری اتحادی ہے لیکن شیعہ سنی تفرقہ ہمارے باہمی رشتے کو مضبوط نہ ہونے دے گا۔ انہوں نے کہا کہ جناب خمینی سے ہمیں ایک بیش بہا رہنمائی ملی جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ انقلاب کے لئے غیر مسلح بغاوت بھی کارگر ہو سکتی ہے جو عصر جدید میں انقلاب کے آخری مرحلے کا واحد قابل عمل طریق کار ہے۔ اسی طرح ایران نے شیعہ اسلام اپنے ملک میں نافذ کر کے ہمیں ایک اور عملی راستہ دکھایا ہے۔ وہاں ملکی قانون یعنی پبلک لاء آبادی کی اکثریت کی فقہ یعنی فقہ جعفریہ کی بنیاد پر ہے تاہم سنی آبادی کو پرسنل لاء سے متعلق معاملات میں اپنی فقہ کی پیروی کی اجازت ہے اور ان معاملات میں عدالتیں بھی فیصلہ ان کی اپنی فقہ کے مطابق کرتی ہیں۔ پاکستان میں بھی نفاذ اسلام کی واحد صورت یہ ہے کہ ملکی قانون اکثریت کی فقہ یعنی فقہ حنفی کی بنیاد پر ہو جس کی نئی تدوین ہوگی تاہم پرسنل لاء کے تحت آنے والے امور میں آزادی دی جائے کہ مسلمان اپنی فقہ کا خود انتخاب کریں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ عبادات پرسنل لاء کا اولین موضوع ہیں اور میں اس بات کے حق میں ہوں کہ زکوٰۃ کے معاملے میں بھی سب کو اپنی اپنی فقہ پر عمل کرنے کی اجازت ہو کیونکہ زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ ایک عبادت ہے۔ شیعہ اور سنی کے مابین شادی کے موقع پر بھی کوئی ایک فریق اپنی فقہ سے دست بردار ہو کہ عقد نکاح میں اس شق کا اضافہ کرے گا کہ اس پر معاہدے پر کس فقہ کا اطلاق ہوگا۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ شیعہ سنی مفاہمت دراصل کوئی وقتی ضرورت نہیں اور ہنگامی بنیادوں پر اس کے لئے جو سرکاری اہتمام کئے جاتے ہیں وہ مفاہمت کی اصل روح سے خالی ہوتے ہیں جبکہ اسے وسیع تر تناظر میں دیکھنا اب ضروری ہوتا جا رہا ہے

مغربی طاقتیں شیعہ سنی اختلاف کو ہوا دے رہی ہیں

کیونکہ وہ وقت زیادہ دور نہیں جب حق اور باطل کے درمیان آخری معرکہ لڑا جانے والا ہے اور عالم عرب چونکہ صیہونیت کے شکنجے میں جکڑا جا چکا ہے لہذا

خراسان افغانستان اور اس سے ملحق ترکستان، پاکستان اور ایرانی علاقوں پر مشتمل تھا اور اسی خطے سے میر عرب کو ٹھنڈی ہوا بھی آئی تھی۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے

قرآن وسنت کو تسلیم کرنا شیعہ سنی مفاہمت کی موثر اساس ہے

دین میں تفرقہ بازی پیدا کرنا کفر اور شرک جیسا گھناؤنا جرم ہے جو باہمی عداوت اور ایک دوسرے پر بالادستی حاصل کرنے کی خواہش سے جنم لیتا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا علمائے دین کے باہمی اختلافات اور مستقل گروہ بندیوں کی وجہ سے تعلیم یافتہ اور نوجوان نسل دین سے متنفر ہو چکی ہے۔ قرآن و سنت کو بنیاد تسلیم کرلینے سے تفرقہ بازی خود بخود ختم ہو جاتی ہے شیعہ اور سنی دونوں گروہ قرآن و سنت پر اتفاق رکھتے ہیں جو امت کے اتحاد کی اساس ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا امت کی چودہ سو سالہ تاریخ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ جس قدر رواداری اور برداشت کا مظاہرہ اسلام نے کیا کوئی دوسرا مذہب اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا ختم نبوت کی مہر کو تسلیم کرنے والے کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ قادیانیوں کو اس لیے امت سے کاٹ کر کافر قرار دیا گیا کہ انہوں نے ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر نئی نبوت ایجاد کرلی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا۔ فرقہ واریت کی آڑ میں دہشت گردی اور تخریب کاری ہو رہی ہے جس میں غیر ملکی حکومتیں بھی ملوث ہیں مغربی طاقتیں مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو ہوا دے کر انہیں لڑانے کی سازش کر رہی ہیں تاکہ ملک کے حالات کو بگاڑ کر مزید خون خرابے کی راہ ہموار ہو سکے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا پاکستان کو دوسرا صومالیہ بنانے کی سازش ہو رہی ہے جس کے نتیجے میں اقوام متحدہ کی فوجیں کراچی میں اتار دی جائیں گی۔ اس وقت ملک کی آزادی و خودمختاری کو شدید خطرات لاحق ہیں ان سازشوں کا مقابلہ باہمی اتحاد ہی سے کیا جا سکتا ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا شیعہ سنی اتحاد ہی سے نیو ورلڈ آرڈر کی یلغار کو روکا جا سکتا ہے۔ پاکستان، افغانستان، ایران، اور ترکستان پر مشتمل مسلمان ملکوں پر مشتمل بلاک کے قیام ہی سے مغربی سازشوں اور یہودی عزائم کو ناکام بنایا جا سکتا ہے۔

خراسان سے نکلنے والے لشکر ہی جاکر فتنہ دجالیت کا مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ تاریخ اور جغرافیہ اس پر شاہد ہیں کہ حضورؐ کے زمانے کا

کہا کہ نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئیاں پوری ہو کر رہیں گی اور پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ایک بار ضرور ہوگا ہوگا جس کے لئے خراسان قدیم کو یک جان ہونا

دینی جماعتیں قوم کو متبادل قیادت فراہم کردیں تو ملک کی تقدیر بدل جائے گی۔ جنرل انصاری

فرقہ واریت کا تدارک نہ کیا گیا تو حالات قابو سے باہر ہو جائیں گے۔ دینی جماعتیں قوم کو متبادل قیادت فراہم کردیں تو ملک کی تقدیر بدل جائے گی

لاہور میں مولانا عبدالرحمٰن مدنی کی دعوت پر منعقد کئے گئے اجلاس میں جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری نے زیر بحث موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اب یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ملک کے حالات انتہائی مخدوش اور خوفناک صورت حال کی عکاسی کر رہے ہیں۔ میں نے مشرقی پاکستان میں اپنی آنکھوں سے اس وقت کے حالات دیکھے ہیں۔ ایک عینی شاہد کی حیثیت سے میرا تجزیہ یہ ہے کہ ملک کے حالات اسی رخ پر جا رہے ہیں جن سے مشرقی پاکستان دوچار ہوا تھا۔ مشرقی بازو میں بھائی چارے کی فضا ختم ہوگئی جس کے بعد ایک دوسرے کے خون سے ہاتھ رنگین کئے گئے ہندوستان نے تو آخری وقت پر گرتی ہوئی دیوار کو محض ایک اور دھکا دینے والی کارروائی میں حصہ لیا تھا۔ حالات کی خرابی کی وجوہات سے دین کا شغف رکھنے والے اکابرین آگاہ ہیں۔ ملک دشمن طاقتیں اسی وقت کامیاب ہوتی ہیں جب انہیں اندر سے آلہ کار مل جاتے ہیں آخر یہ آلہ کار ہمارے اپنے لوگ ہی تو بنتے ہیں۔

دینی جماعتوں کے قائدین جب تک خلوص نیت کے ساتھ باہم اتحاد و اشتراک کو فروغ نہیں دیں گے حالات میں کسی بہتری کی توقع کرنا عبث ہے۔ ہم اپنے اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کے دشمن بن چکے ہیں۔ موجودہ حکمران جماعت اور اپوزیشن دونوں گروہوں سے دینی جماعتوں کا بڑا حصہ الگ تھلگ ہوچکا ہے حالات نے دینی جماعتوں کو ایک ایسے موڑ پر لاکھڑا کیا ہے کہ اگر دینی جماعتیں قوم کو متبادل قیادت فراہم کردیں تو ملک کی تقدیر بدل جائے گی۔ جنرل انصاری نے کہا پاکستان کے دین پسند عوام آج بھی دین پر کٹ مرنے کے لیے تیار ہیں مگر دینی جماعتوں اور مذہبی شخصیات کا اختلاف راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

امریکہ کے آگے ہر کوئی ہاتھ جوڑ رہا ہے۔ مغضوب علیہ یہودی قوم مسلمانوں کے لیے وبال جان بن چکی ہے ان حالات سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لیے خلوص نیت کے ساتھ اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

تنظیم اسلامی کی سالانہ توسیعی مشاورت

تنظیم اسلامی نے رفقاء کی مختلف مسائل پر آراء و تجاویز سے مستفید ہونے کے لیے نظام العمل میں باقاعدہ سالانہ توسیعی مشاورت کا نظام طے کر رکھا ہے۔ رواں تنظیمی سال میں یہ مشاورتی اجتماع ۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر ۶۷-اے علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کی پہلی نشست کا آغاز ۳۱ مارچ بعد نماز عصر ہوگا۔ توسیعی مشاورت کا نظام تنظیم اسلامی کی منفرد خصوصیات میں سے ہے اور ان شاء اللہ یہ نظام تنظیم کے رخ کو درست سمت میں رکھنے کے لیے اہم رول ادا کرے گا۔

جو رفقاء اس اجتماع میں اظہار خیال کے لیے تشریف لائیں ان کے لیے لازم ہے کہ وہ نظام العمل کی دفعہ ۱۵ کو عموماً اور اس کی شق "ہ" کو خصوصاً مطالعہ کرکے آئیں تاکہ وہ اپنی بات قواعد و ضوابط کے عین مطابق پیش کرسکیں۔

باقی ص ۳

کل پاکستان مشاورتی اجتماع برائے ملتزم رفقاء

امیر محترم نے کچھ اہم تنظیمی معاملات میں مشورہ کرنے کے لیے ملتزم رفقاء کا کل پاکستان مشاورتی اجتماع طلب کیا ہے جو ۲ر اپریل تا ۴ر اپریل ۹۵ء بروز اتوار صبح ۹ بجے تا منگل نماز ظہر تک جاری رہے گا۔ یہ پروگرام قرآن آڈیٹوریم قرآن کالج لاہور میں منعقد ہوگا جبکہ رہائش اور طعام کا انتظام قرآن اکیڈمی لاہور میں ہوگا۔ تمام ملتزم رفقاء کے لیے ضروری ہے کہ وہ ۲ر اپریل صبح ۸ بجے سے قبل قرآن اکیڈمی لاہور پہنچ کر استقبالیہ میں اپنی رجسٹریشن کروائیں اور رہائش گاہ میں سامان رکھ کر پہلی نشست کے آغاز سے قبل قرآن آڈیٹوریم پہنچ جائیں۔ مزید ہدایات پہلی نشست کے آغاز میں دے دی جائیں گی۔

یہ بات پیش نظر رہے کہ اس اجتماع میں تمام ملتزم رفقاء کی شرکت لازم ہے۔

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

اداریہ

اٹھو کہ اب بھی وقت ہے

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

ایک مرتبہ کسی استاد نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ برصغیر کی تین بڑی قوموں کی دور اندیشی پر مضمون لکھ کر لائیں۔ ایک ذہین طالب علم نے کہا جناب آپ چاہیں تو میں ایک فقرے میں ہی یہ سب کچھ واضح کر سکتا ہوں۔ استاد نے اجازت دی تو شاگرد بولا کہ ایک قوم نتیجہ برآمد ہونے سے پہلے سوچتی ہے دوسری نتیجہ برآمد ہو چکنے کے بعد سوچتی ہے اور تیسری نہ پہلے سوچتی ہے نہ بعد میں۔ اس رائے کی روشنی میں جب ہم اپنے ہاں تقریباً ہر ٹرک کے پیچھے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی تصویر کے نیچے یہ لکھا ہو پاتے ہیں "تیری یاد آئی تیرے جانے کے بعد" اور اس حسرت بھرے جملے کا موازنہ اس تلخ نعرے سے کرتے ہیں جو مرحوم کے اقتدار کے آخری ایام میں عام ہوا تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس شاگرد نے شاید یہ فقرہ ہم پر ہی چست کیا ہو کہ وقت گزر جانے کے بعد سوچنا ہماری عادت ہے۔ موجودہ صورت حال بھی غالباً ایسی ہی سوچ کی عکاس ہے۔ جوں جوں ملکی حالات بگڑتے چلے جا رہے ہیں اور جوں جوں اندرونی و بیرونی ذرائع ابلاغ سے حکومت کی تبدیلی کے امکانات پر تبصرے منظر عام پر آ رہے ہیں توں توں ہمارے ہاں تند و تیز بیانات بڑے لوگوں کی ملاقاتوں اور مختلف الخیال افراد کی میٹنگ کا رجحان زور پکڑتا جا رہا ہے۔ ممکن ہے بظاہر یہ انداز بھلا دکھائی دیتا ہو کہ بگڑتے ہوئے معاملات کو سدھارنے کی کوشش ہمارا ملی فریضہ ہے جی ہاں! مگر حالات بگڑنے کس نے دیئے تھے۔ بگڑنے سے روکا کیوں نہ گیا۔ اب تو بگڑ چکے۔ باشعور لوگ وبا کے پھوٹنے سے پہلے حفاظتی (preventive) اقدامات پر توجہ دیتے ہیں۔ وبا پھوٹنے لگے تو فوری طور پر علاج معالجے (Curative struggle) پر دھیان دیتے ہیں۔ اور اگر علاج کارگر نہ ہو تو پھر موت عام (panitive) کا پیغام آتا ہے ہم میں سے بعض نے اپنے ہاتھوں معاملات کو بگاڑا اور بعض نے غیر متعلق (unconcerned) رہتے ہوئے اپنی آنکھوں کے سامنے بگڑنے دیا۔ اب تو بھٹی دہک چکی اور افسوس کہ آگ کو اپنے پرائے بھلے برے اور دوست و دشمن کا شعور نہیں ہوتا۔ یہ نصیحت تو اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں فرمائی۔ کہ "کہ ڈرو اس فتنے سے کہ جو صرف اسی کو اپنی لپیٹ میں نہیں لیتا جو تم میں سے ظالم ہو (القرآن سورۃ انفال آیت 25)۔ ہم جذباتی طور پر تو قرآن کریم کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں مگر عملی طور پر اتنا دھیان بھی نہیں دیتے جتنا کہ چینی قوم نے اپنے سربراہ آنجہانی ماؤزے تنگ کی سرخ کتاب کو دیا۔ ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے پاس تو سچے رب کا سچا کلام ہے۔ ہم زندگی کے ہر معاملے میں اسی سے رہنمائی حاصل کریں اور سچے نبی ﷺ کا سچے دل سے اتباع کریں تو تباہی سے کبھی دوچار نہ ہونا پڑے۔ اب بھی اگر ہم اس فرمان الٰہی کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ "اے ایمان والو کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات کے بعد اختلافات میں مبتلا ہوئے" (آل عمران آیت ۱۰۵) آپس میں فی الحقیقت بھائی چارے کی فضا قائم کر دیں تو اس ملک کی تقدیر [illegible] میں بدل جائے۔ ان دنوں دینی جماعتوں کے متحد ہونے کی خبریں سننے میں آ رہی ہیں۔ یہ [illegible] اچھا شگون ہے مگر اس قسم کی ناکام کوششیں تو پہلے بھی ہو چکی ہیں جن میں نمایاں مثال 1977ء میں پاکستان قومی اتحاد (PNA) کی ہے۔ متنازع حکومت کی تبدیلی کے بعد یہ اتحاد فور[illegible] ٹوٹ [illegible] کا شکار ہو گیا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ دینی تشخص رکھنے والی جماعتیں اپنی اجتماعی قیادت کا ڈھانچہ (structure) عوام الناس کے سامنے اپنا پروگرام پیش کرنے سے قبل طے کریں تاکہ دو پارٹیوں کی بجائے تین مکمل پارٹیوں کا ٹھوس خاکہ عوام الناس کے لئے انتخاب (Choice) کے میدان کو وسیع کر سکے۔ اگر دینی جماعتیں اس بار پھر اقتدار کی ہوس میں دو بڑی پارٹیوں کا آلہ کار بن گئیں تو رہا سہا وقار بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ جتنی ذمہ داری اس وقت دینی اکابرین کے کاندھوں پر ہے اتنی پہلے کبھی نہ تھی۔ اس لئے کہ جہاں علم و فضل عام ہے کردار اتنا ہی مفقود ہو چکا۔ علم اللہ کی پہچان ہے انسان کی پہچان تو کردار ہی ہے۔ علم عطاء خداوندی ہے۔ انسان کا فریضہ تو کردار ہے۔ پاکستان کے عوام الناس کی ایک منفرد خاصیت یہ ہے کہ وہ دینی لحاظ سے عملی میدان میں کتنی ہی غفلت کا شکار کیوں نہ ہوں بنیادی طور پر دین پسند ہیں اور دین کے نام پر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر علماء کرام عوام الناس کی صحیح رہنمائی کا فریضہ ادا کرنے پر کمر بستہ ہو جائیں تو ممکن ہے کہ جو بھنور خوفناک انداز میں ہماری جانب بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا ہے اللہ کریم اسے ٹال دے۔ اگرچہ ہم سب نے بہت دیر کر دی مگر اجتماعی اور انفرادی توبہ کے بغیر کوئی چارہ بھی تو نہیں۔ ارشاد ربانی ہے مومنو! خدا کے حضور صاف دل سے توبہ کرو بعید نہیں کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے (سورۃ تحریم آیت ۸) مستقبل کا مورخ ہی لکھ پائے گا کہ آیا آڑے وقت میں ہم اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکے یا انجام بد کا انتظار کرتے کرتے ڈوب گئے۔

فرقہ واریت کا عفریت اور اس کا علاج

تحریر۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد

فرقہ واریت' تشتت و انتشار اور باہمی اختلافات کے عناصر امت کی وحدت کو صدیوں سے دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ انہی اختلافات کے باعث دولت عباسیہ ختم ہوئی اور سقوط بغداد کا سانحہ پیش آیا' انہی کی وجہ سے بغداد کے گلی کوچوں میں اہل سنت کے دو گروہ باہم دست و گریباں ہوئے' تلواریں بے نیام ہوئیں اور ایک دوسرے کے خون کی ندیاں بہائی گئیں۔ سلطنت ہسپانیہ کے زوال و انحطاط اور پھر مکمل سقوط کے عوامل میں جہاں قبائلی عصبیتیں کارفرما تھیں' وہاں اس تباہی میں فقہی و کلامی اختلاف کا بھی عمل دخل کارفرما تھا۔ اب واضح طور پر محسوس ہو رہا ہے کہ یہی فرقہ واریت سلطنت خداداد پاکستان کے وجود کے لیے بھی روز بروز زیادہ سے زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اس نازک اور گھمبیر مسئلے پر ہر کوئی تشویش کا اظہار کر رہا ہے۔ باہمی اختلافات کی سلگتی ہوئی یہ آگ ہولناک اور تباہ کن صورت اختیار کر کے پورے وطن کے خرمن وجود کو راکھ کا ڈھیر بنا سکتی ہے؟ سیاسی و فرقہ وارانہ اختلافات کے بارود کو شرپسند گروہ دیا سلائی دکھا رہے ہیں۔ ملک کو درپیش نازک صورت حال میں ہماری قومی و ملی اور سیاسی زندگی اور ہمارے محبوب وطن کے لیے جو خطرات پنہاں ہیں' ان سے ہر صاحب شعور شخص بخوبی آگاہ ہے۔

موجودہ صورت حال جس ہلاکت خیزی کے دہانے تک پہنچ گئی ہے اس کا علاج صرف تشویش ظاہر کرنے یا محض پریشان ہونے سے نہیں ہو سکتا۔ فرقہ واریت اور باہمی نفرت کی فضا کے خاتمے کے لیے عملی جہاد کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ اس جہاد کے لیے قرآن ہی کی تلوار کارگر ثابت ہوگی۔

اعتصامش کن کہ حبل اللہ اوست

فرقہ واریت کے عفریت کا سرقلم کر کے اسے نیست و نابود کرنے کے لیے واحد کارگر تلوار صرف اور صرف قرآن ہے۔ یہی سبق سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۳ کے ابتدائی الفاظ میں ملتا ہے "اور مل جل کر اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو اور باہمی تفرقے میں نہ پڑو۔" تمام مفسرین اور علمائے عظام کا اس امر پر اتفاق و اجماع ہے کہ یہاں حبل اللہ سے مراد قرآن مجید ہے۔ واضح رہے کہ یہ رائے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں قائم کی گئی ہے۔ اکبر الہ آبادی مرحوم کا یہ شعر ہمارے موجودہ حالات کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔

صوم ہے ایمان سے' ایمان غائب صوم گم
قوم ہے قرآن سے' قرآن رخصت قوم گم

مسلمانوں کی ملی اور قومی شیرازہ بندی قرآن سے عبارت ہے۔ افراد امت کی توجہ قرآن سے ہٹ گئی جس کے نتیجے کے طور پر وحدت ملی کا شیرازہ بکھر گیا۔ ملت مرحومہ کے اسی بکھرے ہوئے سرمائے پر علامہ اقبال نے نوحہ خوانی کرتے ہوئے فرمایا:

یا مسلمان مرد یا قرآن بمرد!

ترجمان قرآن علامہ اقبال کے بقول مسلمان مر چکا ہے یا نعوذ باللہ قرآن مر چکا ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ قرآن تو زندہ و پائندہ ہے لیکن مسلمانوں کی توجہ اور حس مر چکی ہے۔ مسلمانوں کا تعلق قرآن سے ختم ہو چکا ہے۔ علامہ اقبال نے چونکا دینے والے پیرائیہ بیان میں مسلمانوں کو جگانے اور بیدار کرنے کے لیے کس قدر عظمت کے حامل اشعار کہے ہیں۔

فاش گویم آنچہ در دل مضمراست
ایں کتابے نیست چیزے دیگراست
مثل حق پنہاں و ہم پیداست او
زندہ و پائندہ و گویاست او
صد جہان تازہ در آیات اوست
عصرہا پیچیدہ در آنات اوست

"اس قرآن کے بارے میں جو بات میرے دل میں پوشیدہ ہے اسے اعلانیہ ہی کہہ دوں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن محض کتاب ہی نہیں ہے بلکہ یہ کچھ اور ہی شے ہے! یہ ذات حق تعالیٰ کا کلام ہے لہٰذا اسی کی مانند پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی۔ یہ کتاب ہدایت جیتی جاگتی بھی ہے اور بولتی بھی ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی بھی۔ قرآن کی آیتوں میں سینکڑوں تازہ جہان آباد ہیں اور اس کے ایک ایک لمحے میں لاتعداد زمانے موجود ہیں۔"

لیکن مسلمانوں کا اس کتاب الٰہی' اس ہدی للناس' اس فرمان حمید' اس ابدی نسخہ شفاء کے ساتھ رویہ اور برتاؤ نامناسب ہے۔ علامہ اقبال نے بڑی دردمندی اور دل سوزی کے ساتھ امت کی ذلت و خواری' باہمی انتشار' آپس کی چپقلش اور تنازعات کی تشخیص بھی کی اور علاج بھی تجویز کیا۔ علامہ اقبال کا الہامی و پرشکوہ انداز ملاحظہ فرمایئے۔

ازیک آئینی مسلمان زندہ است
پیکر ملت ز قرآن زندہ است
ماہمہ خاک و دل آگاہ اوست
اعتصامش کن کہ حبل اللہ اوست

وحدت آئین ہی مسلمان کی زندگی کا اصل راز ہے اور ملت کے جسد ظاہری میں روح باطنی کی حیثیت قرآن مجید کو حاصل ہے۔ ہم تو سرتاپا خاک ہی خاک ہیں۔ ہمارا یہ وجود مٹی ہے' ہاں اس میں دل ہے جس کی دھڑکن اس کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ ہمارا قلب زندہ اور ہماری روح تابندہ تو اصل میں قرآن ہی ہے۔ اس کو مضبوطی کے ساتھ تھامو کہ یہی حبل اللہ ہے' یہی اللہ کی مضبوط رسی ہے۔

اور

چوں گہر در رشتہ او سفتہ شو
ورنہ مانند غبار آشفتہ شو

اے ملت اسلامیہ (پاکستان) اب بھی وقت ہے کہ تو اپنے آپ کو تسبیح کے دانوں کی طرح قرآن کے رشتے میں پرو کر باندھ لے ورنہ پھر اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں کہ تو مٹی اور دھول کی مانند پریشان و منتشر اور ذلیل و خوار ہو کر رہ جائے۔ علامہ اقبال ہمارے قومی اور ملی شاعر بھی ہیں انہوں نے ملت اسلامیہ کو خوب جھنجوڑ کر اسے دعوت دی ہے کہ مسلمانو! دین و دنیا کی فلاح چاہتے ہو تو قرآن سے وابستہ و پیوستہ ہو جاؤ۔ یہی تمہارے اتحاد اور عروج کا واحد ذریعہ ہے۔ علامہ اقبال کا یہ شعر تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

"تو اگر مسلمان بن کر جینے کا خواہش مند ہے تو اچھی طرح جان لے کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ تو اپنی زندگی کی بنیاد کو قرآن پر استوار کر لے"۔

خوشحال طبقے کا احساس برتری عوامی عذاب کی صورت اختیار کر سکتا ہے ـــ جنرل (ر) محمد حسین انصاری

۱۳ مارچ (پ ر) گورنر پنجاب کی زیر صدارت ماہرین تعلیم اور انتظامیہ کے حالیہ اعلیٰ اجلاس میں یونیورسٹی کی فیسوں میں اضافے کے اصولی فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے میجر جنرل ریٹائرڈ ایم ایچ انصاری ناظم اعلیٰ تحریک خلافت نے کہا کہ اس سوچ کی جتنی مذمت کی جائے کم ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک کے اقتدار میں رہنے والوں نے عام آدمی کا جینا پہلے ہی کیا کم دو بھر کر رکھا ہے کہ اب شرف انسانیت کے حصول کے بچے کھچے مواقع بھی غریب کے ہاتھ سے چھین لینے کی ٹھان لی ہے تاکہ عام آدمی صرف شاہزادگان کو ہی یونیورسٹی میں حسرت بھری نگاہوں سے آتا جاتا دیکھتا رہے۔ جنرل انصاری نے کہا کہ ابھی تو اقوام متحدہ کی حالیہ سمٹ سوشل کانفرنس میں صدر مملکت پاکستان کے خطاب میں غربت و جہالت کے موضوع پر قرآن کریم سے اقتباسات کی گونج کانوں سے محو نہیں ہوئی تھی کہ ملک میں غریب آدمی کی پہلے سے ٹوٹتی ہوئی کمر پر مزید اقتصادی بوجھ لادنے کا مژدہ سنائی دینے لگا ہے۔ انہوں نے وطن عزیز کے بڑے نام کے دعویداروں سے اپیل کی کہ جن لوگوں کے منہ سے آپ بالواسطہ یا بلاواسطہ انداز میں ٹیکس کی صورت میں نوالہ چھین کر اپنی امارت کی نمائش کرتے ہیں ان پر اتنا بوجھ نہ ڈالئے کہ وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ ذہانت قدرت کی دین ہے اس کا حسب و نسب یا دولت سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا اگر ہم اقوام عالم میں باعزت مقام کے خواہاں ہیں تو ملک میں تعلیم کو مفت کیجئے تاکہ دیانتداری اور خلوص نیت سے قدرت کا پیدا کردہ جوہر خواہ کسی جاگیردار صاحب ثروت کی کوٹھی میں ہو یا خانہ بدوش کی جھونپڑی میں اسے قوم کا سرمایہ سمجھتے ہوئے ڈھونڈ نکالا جا سکے۔ جنرل انصاری نے کہا کہ جس ہستی کی نسبت ہم مسلمانوں کی منفرد پہچان ہے ان کا فرمان ہے کہ حصول علم ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس ارشاد کی تعمیل کیسے ممکن ہے کہ جب خوش نام سکولوں میں آٹھ سو روپیہ ماہوار فیس ہو اور بچے کے داخلہ کے لیے بیس ہزار روپے کے ڈونیشن کا مطالبہ اور جن سکولوں کو حکومت برائے نام فیسوں پر چلانے کا دعویٰ کرتی ہے وہاں تو پڑھا ہوا بھی بھول جاتا ہے آگے کوئی کیا پڑھے گا۔ جب تک پڑھانے پر مامور استاد بھاری فیس لے کر ٹیوشن نہ پڑھائے۔ جنرل انصاری نے کہا کہ موجودہ رہبران دین و دنیا جتنا جلد ممکن ہو علم کی فروخت بند کرتے ہوئے اسے عام آدمی کا حق سمجھ کر اس کے بچوں کو مفت تعلیم مہیا کریں ورنہ یہی احساس برتری جس سے وہ سرشار ہیں ان کے لیے عوامی عذاب کی صورت اختیار کر لے گا۔

غریبوں پر اتنا بوجھ نہ ڈالیے کہ وہ خودکشی پر مجبور ہو جائیں

دین کی خدمت صاحب نصیب لوگوں ہی کا مقدر ہوا کرتی ہے۔ جنہیں یہ سعادت نصیب ہو گئی وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ اللہ سے راضی' اللہ ان سے راضی۔ یہی انسانیت کی معراج ہے"۔

رشید مرتضیٰ قریشی کے فکر انگیز خیالات

تیسری و آخری قسط

روسی کیمونزم کے خوف سے صلیبی دنیا نے مسلمانوں کے ساتھ روابط بڑھائے جس کے نتیجے میں عیسائی مسلم اتحاد نے جنم لیا۔ احادیث مبارکہ میں بھی قرب قیامت کے زمانے میں رومیوں اور مسلمانوں کے اتحاد کی خبر دی گئی ہے "عیسائی مسلم طاقت کسی تیسری قوت سے ٹکرائے گی" رومن کتھولک فرقے کے لوگ جب امریکہ کے اقتدار پر قابض ہوگئے تو انہوں نے یہود کا بھرپور طریقے سے ساتھ دینا شروع کر دیا۔ اسرائیل کے اندر ایک نعرہ بلند ہوا کہ "ہم یہودی بیروت کے اندر عیسائیوں کا ساتھ دیں گے' ہم نصرانیوں کو مسلمانوں کے جنگل سے آزاد کرا لیں گے"۔ جب میں نے پہلی مرتبہ نعرہ سنا تو میں نے ایک بڑے چرچ کے پادری سے جا کر ملاقات کی۔ میں نے اس سے امریکن انگریزی لہجے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا "تم لوگوں کو مسلمانوں اور عیسائیوں کو لڑانے کے لیے ہزاروں ڈالر کی رقوم ملتی ہیں' تم اسرائیل کے ایجنٹ ہو" وغیرہ وغیرہ۔ اس قدر دو ٹوک اور حقیقت حال پر مبنی باتیں سن کر بشپ نے میرے ہاتھ چومنے شروع کر دیئے۔ بشپ کہنے لگا کیا آپ جیسے لوگ پاکستان میں ابھی موجود ہیں؟ میں نے کہا یہاں کے مولوی بھی مجھ سے الرجک ہیں اور جدید نظریات کے حامل وکلاء بھی میرے پاس نہیں بھٹکتے کہ وہ مجھے مولوی سمجھتے ہیں۔

۱۹۷۴ء کے زمانے میں ہائی کورٹ میں منعقد سیرت کانفرنس میں' میں نے یہ نعرہ لگا دیا تھا کہ "اگر تم لوگ جہاد کے اس قدر شوقین اور عاشق ہو تو اے وکیلو اور ججو! قادیانیوں کے خلاف جہاد کا آغاز کرو' انہیں ارتداد کی سزا کے طور پر قتل کرو۔ ۷۴ء کی تحریک کے نتیجے میں قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا گیا۔

۱۹۸۳ء میں میں نے عیسائیوں کی طرف سے قادیانیوں کے خلاف ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے عقائد و نظریات کا پانچ نکات پر اتفاق ہے ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ دوم حضرت مریم کو صدیقہ و صالحہ ہم بھی مانتے ہیں اور عیسائی بھی انہیں باعزت و محترم قرار دیتے ہیں۔ مردوں کا احیاء ہم بھی مانتے ہیں اور عیسائی بھی حضرت عیسیٰ کے لیے تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کا رفع آسمانی ہمارے اور عیسائیوں کے درمیان مشترک عقیدہ ہے' حضرت عیسیٰؑ کے نزول ثانی کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں اور عیسائی بھی اسی عقیدے کے حامل ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود "گورا انگریز" (وائٹ اینگلو سیکسن پروٹسٹنٹ) دیسی وکالے عیسائیوں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہا ہے۔ ہمیں اس سازش کو بے نقاب بھی کرنا ہے اور اس سے خبردار بھی رہنا ہے۔ امریکی سابق صدر ریگن کا تذکرہ اہمیت کا حامل ہے' اس سے ایک سوال پوچھا گیا تھا "کہ کیا تم قیامت کے قریبی زمانے میں اس جنگ کی تیاری کر رہے ہو جس میں حضرت عیسیٰ آسمان سے اتر کر زمین پر نازل ہونگے" ایک سوال یہ کیا گیا تھا "کیا عربوں کو بچانے کے لیے امریکہ مداخلت کرے گا؟ وہ حملہ جس کا ذکر تورات میں ہے" یہ سوالات سن کر بیبی ریگن کے چیخیں نکل گئیں۔ ریگن ان سوالوں کے جواب میں "ہاں" کہتا تو اس کا یہودی ووٹ بینک ختم ہو جاتا اور اگر نہ کہتا تو اسے عیسائی ووٹوں سے محروم ہونا پڑتا۔ ان سوالات کے حوالے سے ریگن نے جو جواب دیا وہ پڑھنے کے لائق ہے یہ وہی جواب ہے تو تمام مفسرین اپنی تفسیروں میں درج کرتے آرہے ہیں۔ "عیسائی طاقتیں قیامت تک یہودیوں پر غالب رہیں گی"۔ اسرائیل کے قیام کے نتیجہ میں یہودی ہر شعبے میں غالب آگئے صورت حال کی وضاحت میں لوگ علماء سے پوچھنے لگے "تم لوگ کہتے تھے کہ یہودی قیامت تک دربدر مارے مارے پھرتے رہیں گے' وہ راندہ درگاہ ہیں' وہ بے وطن رہیں گے مگر اب تو وہ ایک آزاد وطن کے مالک ہیں"۔ اسرائیل کے قیام سے پیدا ہونے والی نئی صورت حال سے علماء وقتی طور پر پریشان سے ہوگئے۔ اگرچہ تواتر احادیث سے ثابت ہے کہ قرب قیامت کے زمانے میں یہودیوں کو آزاد ملک میں آنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اسرائیل کے قیام کے ذریعے ساری دنیا کے یہودیوں کو ایک ملک میں جمع کرنا مقصود ہے تاکہ یہودیوں کو کسی ایک جگہ جمع کر کے اجتماعی طور پر قتل کیا جا سکے۔ ریگن نے کہا ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے قیام کے ذریعے حضرت عیسیٰ کے نزول ثانی کی راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ امریکہ کے سابق صدر ریگن نے کہا تھا کہ "میں قرب قیامت کی اس جنگ کی تیاری کر رہا ہوں جس کی قیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کریں گے' اس جنگ سے یہود کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ریگن کے اس بیان سے پوری دنیا میں ہلچل مچ گئی' ایک کہرام برپا ہوگیا۔ یہ بھی کہا جانے لگا ریگن روس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ ریگن اسے یاجوج و ماجوج قرار دیتا ہے۔ افغان مجاہدین کو سٹنگر میزائل جیسا تباہ کن ہتھیار دے کر روسی طاقت کا خاتمہ کر دے گا۔ اسرائیل سے بیت المقدس (یروشلم) کا شہر چھین کر اسے کھلا شہر قرار دے دے گا۔ عیسائیوں' یہودیوں اور مسلمانوں سب کے لیے۔

اہلسنت اور اہل تشیع باہمی اختلاف کو نظرانداز کر کے نظام خلافت کے لیے مل کر کوشش کریں ورنہ مغرب کی صلیب بردار طاقتیں پاکستان اور ایران دونوں کو تہس نہس کر دیں گی

ریگن نے کہا "میں قرب قیامت کی اس جنگ کی تیاری کر رہا ہوں جس کی قیادت حضرت عیسیٰؑ کریں گے"

یہودیوں نے ریگن کے خلاف بھرپور مہم چلائی مگر اس کے باوجود ریگن دوسری مرتبہ امریکہ کا صدر بننے میں کامیاب ہوگیا۔ اب پھر وقت آگیا ہے کہ ہم عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے قرآن کے الفاظ میں کہیں "آؤ ایک ایسے کلمے کی طرف جو تمہارے اور ہمارے مابین مشترک ہے" قرات فرقے کے یہودی' نشوری فرقے کے عیسائی دونوں اسرائیل میں چیخ و پکار کر کے روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ کیا اب کوئی عمر بن خطاب نہیں آئے گا جو ہمیں بچا لے امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے بھی واضح طور پر کہا تھا کہ امریکیو! اسلامی دنیا اور چائنا کو اپنے ساتھ ملاؤ ورنہ تم مارے جاؤ گے۔

سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی ہفوات" ایک گستاخانہ اور بے ہودہ کتاب ہے اسی کتاب کی وجہ سے مغربی دنیا سلمان رشدی کا اعزاز و اکرام کر رہی ہے۔ کئی مغربی ممالک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر کئی فلمیں بنائی گئی ہیں۔ ابھی حال ہی میں بنگلہ دیش کی تسلیمہ نسرین کی کتاب سامنے آئی ہے۔ اس پاگل عورت کی عزت افزائی میں پورا یورپ پاگل ہوگیا ہے گویا مسلمانوں کے لیے توہین رسالت جیسی ناقابل برداشت جسارت کو قابل درگزر بنانے کی مکروہ سازش کی جا رہی ہے۔ رحمت مسیح وغیرہ کا کیس بھی اسی ناپاک سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ موجودہ حکومت بنیاد پرست مولوی اور افغان جہاد کے اثرات کے خاتمے کے لیے کام کر رہی ہے۔ بے نظیر جھوٹ کہتی ہے کہ وہ دختر مشرق ہے وہ تو مغرب کی وکیل اور نمائندہ ہے۔ قادیانی' پارسی' آغاخانی' بہائی' عیسائی' ہندو سب بے نظیر کے پرستار اور حامی ہیں۔ یہ گمراہ فرقے بے نظیر کو اس وعدے پر اقتدار میں لائے ہیں

آج پھر دنیا بھر کے عیسائیوں کو قرآن کا یہ پیغام یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ "آؤ ایک ایسے کلمے کی طرف جو تمہارے اور ہمارے مابین مشترک ہے کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی اور کی بندگی نہیں کرتے"

کہ آئین کی تمام اسلامی دفعات کو ختم کرایا جا سکے۔ دیکھنا یہ کہ اسلام دشمن گروہوں کی ناپاک سازش کامیاب ہونی ہے یا اسے ناکام بنانے کے لیے کوئی مرد میدان سامنے آئے گا۔

مذہبی اور ثقافتی جنگ سے دوچار دنیا کے لیے اب وقت آگیا ہے کہ اس میں الٰہی قانون کے ذریعے امن قائم کیا جائے۔ چیچن قوم عرصہ دراز تک اہل اسلام کی تلاش میں غاروں' پہاڑوں اور ریگستانوں میں سرگرداں رہی۔ بالآخر جب ترکان عثمانی آسٹریا اور ہنگری کے راستے اس علاقے میں داخل ہوئے تو یہ بہادر قوم مسلمان ہو گئی۔ چیچن قوم مجدد الف ثانی کے اصولوں پر چلنے والی قوم ہے' یہ وہی قوم ہے جس کی حفاظت کے لیے حضرت ذوالقرنین نے دیوار بنائی تھی۔ اسی بہادر اور دلیر قوم نے روس کے زار کو شکست سے دوچار کیا تھا۔ زار روس کی شکل میں چیچن قوم کا مارا ہوا شکار روسی کیمونزم کی لومڑیوں اور گیدڑوں نے کھا لیا جسے وہ ابھی تک نوچ رہے ہیں۔ یورپ کے عیسائیوں اور روس کے یہودیوں نے مل کر روس پر

بھٹو نے قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا

کیمونزم کا نظام مسلط کر دیا۔ روسی استعمار ہی نے مسلمانوں کی آزادی و خود مختاری پر کاری وار کیے' روس ہی نے پاکستان میں پیپلزپارٹی کی داغ بیل ڈالی۔ ذوالفقار علی بھٹو نے قراقلی ٹوپی (جناح کیپ) کو ترک کر کے ماؤ کی کیپ پہن لی اور پاکستان میں سوشلزم کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف بھٹو جیسے شخص کا اقتدار میں آنا ایک لحاظ سے مفید ثابت ہوا۔ بھٹو جیسا شخص ہی اندرا گاندھی اور کسنجر کی دھمکیوں کا مقابلہ کر سکتا تھا گویا ایک چور ہی دوسرے چور کے سامنے ڈٹ سکتا ہے۔ بھٹو نے قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا وہ اگر ایسا نہ کرتا تو اس کی حکومت کا خاتمہ ہو جاتا۔ میں عمر کے اس حصے

بے نظیر جھوٹ کہتی ہے کہ وہ دختر مشرق ہے وہ تو مغرب کی وکیل اور نمائندہ ہے

میں ہوں جہاں تمام خواہشیں دم توڑ دیتی ہیں۔ میں اس لمحے اہل پاکستان سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ عوام پاکستان میں فی الفور خلافت کا نظام برپا کریں۔ حضرت عمرؓ جیسا نظام لائیں۔ اہل سنت اور اہل تشیع تمام تر اختلافات بھلا کر خلافت کے نظام کے لیے مل کر کوشش کریں ورنہ مغرب کی صلیب بردار عیسائی طاقتیں پاکستان اور ایران دونوں کو تہس نہس کر دیں گی۔

چیچن قوم کا مارا ہوا شکار روسی کیمونزم کی لومڑوں اور بھیڑیوں نے کھا لیا

رونالڈ ریگن نے کہا' اسرائیل کے قیام سے حضرت عیسیٰؑ کے نزول ثانی کی راہ ہموار ہوگئی ہے

تسلیمہ نسرین جیسی پاگل عورت کی عزت افزائی میں پورا یورپ دیوانہ ہو چکا ہے

"گورا انگریز" کالے عیسائیوں اور مسلمانوں کو لڑانے کی سازش کر رہا ہے

(انٹرویو پینل نثار ملک۔ نعیم اختر عدنان۔ فوٹو گرافی۔ نعیم جاوید)

دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

فیصل آباد میں عربی کلاس کا اجرا

(نامہ نگار) انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے زیر اہتمام صادق مارکیٹ ریلوے روڈ فیصل آباد میں (اتوار' سوموار اور منگل) ہفتے کے تین دنوں میں رات ۸ بجے عربی کلاس کا آغاز کیا گیا ہے۔ رشید عمر صاحب ناظم حلقہ پنجاب غربی استاد کے فرائض انجام دیں گے۔

قرآن آڈیٹوریم میں رفقاء حلقہ کا خصوصی اجتماع

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن میں شامل رفقاء کا اجتماع خصوصی 29 مارچ بروز بدھ بعد نماز مغرب قرآن آڈیٹوریم اتاترک بلاک لاہور میں منعقد ہو گا۔ اس اجتماع میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائیں گے۔ حلقہ لاہور میں شامل تنظیموں کے امراء دعوتی و تنظیمی سرگرمیوں پر مبنی رپورٹ پیش کریں گے۔

بقیہ: مشاورتی اجتماع

تنظیم اسلامی کا ہر رفیق تنظیم میں شمولیت کے وقت یہ بھی عہد کرتا ہے کہ وہ ہر حال میں حق بات کہے گا چاہے اس پر اسے کتنی ہی ملامت کا سامنا کرنا پڑے۔ چنانچہ یہ اس کے عہد کا تقاضا ہے کہ اگر وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ تنظیم میں کوئی ایسی خرابی واقع ہو رہی ہے جو اسے اصل ہدف سے ہٹانے کا باعث بن سکتی ہے یا اس کے ذہن میں ایسی کوئی اہم تجویز یا مشورہ ہے جو تنظیم کے بہترین مفاد میں ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسے اس اہم موقع پر امیر محترم کے روبرو پیش کرے۔ اگر کوئی ساتھی تنظیم میں کسی بھی اعتبار سے کوئی کجی یا کسی تنظیمی پالیسی میں کوئی غلطی محسوس کرتا ہے یا اس کے پاس تنظیم کی دعوت کو زیادہ موثر انداز میں پیش کرنے کے لیے کوئی بہترین تجویز' خیال یا مشورہ ہے اور وہ اسے کسی ذاتی مفاد' خوف' لالچ یا لاپرواہی کے باعث پیش نہیں کرتا تو وہ کتمان حق یعنی حق بات کو چھپانے کا مجرم ہو سکتا ہے۔

یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ رفقاء اس اہم موقع پر تنظیم سے متعلق اپنے اشکالات' اختلافات' اعتراضات یا تجاویز و مشورے پیش کرنے میں غفلت کا مظاہرہ کر جاتے ہیں لیکن بعد میں رفقاء کے ساتھ ان کا اظہار کرتے پھرتے ہیں۔ یہ طرز عمل کسی طرح بھی رفقاء کے شایان شان نہیں ہے۔ تنظیم کا نظام العمل تنظیم کے ہر رفیق چاہے وہ مبتدی ہو چاہے ملتزم اور چاہے وہ اجتماع سے ایک روز قبل ہی تنظیم میں شامل ہوا ہو' اسے یہ حق دیتا ہے کہ وہ اس اجتماع میں شریک ہو کر تنظیم کے مفاد میں پورے خلوص اور خیر خواہی کے جذبے سے اپنی بات پیش کرے۔

کیا آپ جاننا چاہیں گے
کہ انگلستان میں ہونے والی پہلی بین الاقوامی
عالمی خلافت کانفرنس
نے امت مسلمہ اور بنی نوع انسان کو کیا پیغام دیا؟
اس کانفرنس میں داعی تحریک خلافت پاکستان
محترم ڈاکٹر اسرار احمد
خصوصی دعوت پر شریک ہوئے ...... کانفرنس کی کارروائی انگریزی زبان میں ہوئی ...... مقررین کے خطابات پر مشتمل وڈیو کیسٹ درج ذیل پتہ پر دستیاب ہے۔ ہدیہ ۱۵۰/- روپے
مرکزی دفتر تحریک خلافت پاکستان ۲۔ اے مزنگ روڈ لاہور فون: ۲۱۱۶۶۸

دین لوگوں کو طوق و سلاسل میں جکڑ کر خدا کی اطاعت کی طرف نہیں لاتا بلکہ وہ انہیں خوف خدا اور تقویٰ سے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس عبادت کی تو غایت خصوصی ہی تقویٰ ہے۔

پتہ:

مدیر: اقتدار احمد
نائب مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین: غازی محمد وقاص
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6316638 - 6305110

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر --- 9184
شمارہ ——— 13
جلد ——— 4
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تنظیم اسلامی راولپنڈی کا مظاہرہ

(مرتب طفیل گوندل)

(نامہ نگار) راولپنڈی۔ تنظیم اسلامی راولپنڈی نے ۲۸ر فروری ۹۵ء تین بجے سہ پہر مظاہرے کا آغاز ۴۴ حسین مارکیٹ سیٹلائٹ ٹاؤن مری روڈ سے کیا۔

تنظیم اسلامی کے رفقاء کا یہ جلوس نیا چوک' راجہ بازار سے ہوتے ہوئے فوارہ چوک پر اختتام پذیر ہوا۔ مظاہرہ کی قیادت حلقہ شمالی پنجاب کے نائب ناظم ریاض حسین نے کی۔ جلوس کے شرکاء نے بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر تنظیم کی دعوت پر مشتمل عبارات بڑے سلیقے سے لکھی گئی تھیں۔ چند ایک عبارات یہ تھیں

☆- اللہ ہمارا مولا ہے' امریکہ باؤلا ہے۔

☆- ۴۹ سال بعد بھی ہم اپنی شناخت نہیں ڈھونڈ سکتے آخر کیوں

☆- اللہ کی مدد بر حق' امریکہ کا چکمہ باطل

☆- ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا جزو ہے۔

☆- پاکستان کے وجود کی گارنٹی' نفاذ اسلام کی پابندی۔

☆- پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کیا واقعی ایسا ہے؟

فوراہ چوک راجہ بازار میں مظاہرے کے اختتام پر نائب ناظم حلقہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم نے بحیثیت قوم پیش آمدہ صورت حال کو برضا و رغبت تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے' ہماری اس بے حسی کی وجہ سے ہمارے اوپر عذاب الہی کے پے در پے کوڑے برس رہے ہیں۔

آزاد و خود مختار قوموں کے ہاں ایک جاسوس کی گرفتاری سے پورا ملک ہل جاتا ہے' قومی و ملکی مفاد پر معمولی سی ضرب سے قومیں مضطرب و متحرک ہو جاتی ہیں اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتیں جب تک حالات کا رخ اپنی مرضی کے مطابق موڑ نہ لیں۔ ہمارے قومی و ملکی مفادات پر پے در پے ضرب لگائی جا رہی ہیں مگر ہم اس صورت حال کو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے یہ واقعات کسی دوسرے کے ساتھ پیش آ رہے ہیں۔ صرف گوادر کا معاملہ ہی اس قدر سنگین ہے کہ اس پر حشر برپا ہو جانا چاہیے تھا۔

چکوال کی قریب ایک حساس سینٹر تعمیر ہو چکا ہے جو ہماری ایٹمی سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے بتایا گیا ہے۔

بر سر اقتدار طبقہ پاکستان کے تہذیبی و تاریخی پس منظر سے عدم واقفیت کی بنا پر مذہبی قوتوں کے خلاف سرگرم ہے۔ امریکہ کے یہ والسرئے ملک میں فساد اور بدامنی کو ہوا دینے میں مصروف کار ہیں ملک پر عذاب الہی کبھی سیلاب کی صورت میں آیا تو کبھی اوجڑی کیمپ کی شکل میں نمودار ہوا' اب کراچی کے فسادات عذاب خداوندی کی شدید ترین شکل کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

فرقہ واریت ایک عفریت کی مانند پوری قوم کو اپنے شکنجے میں جکڑ چکا ہے اور ملک پر سیکولر عناصر کا مکمل طور پر قبضہ ہو چکا ہے۔ ریاض حسین نے قوم کو خبردار کیا کہ اب بھی اگر ہمیں ہوش نہ آئی تو پھر کب آئے گی؟ پوری قوم اجتماعی سطح پر توبہ کر کے اپنے رب سے نئے عزم کے ساتھ تجدید عہد کرے' قرآن سے اپنا رابطہ و تعلق استوار کرے۔ اپنی زندگی کو اسلام کے مطابق ڈھال کر باطل نظام کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے ایک منظم جماعت کی شکل میں بنیان مرصوص بن جائیں۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ قوم یونس کی طرح پاکستانی قوم پر آیا ہوا عذاب ٹال دے اور اہل پاکستان اپنی منزل سے ہمکنار ہو جائیں۔

تنظیم اسلامی فیصل آباد کی دعوتی سرگرمیاں

(نامہ نگار) ۳ر فروری کو رمضان المبارک کے دوران عوام الناس تک دین کی دعوت پہنچانے کے لیے واپڈا کالونی کی مسجد میں دعوتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اسرہ مدینہ ٹاؤن کے رفقاء اس پروگرام کے میزبان تھے۔ ناظم حلقہ جناب رشید عمر نے حاضرین سے خطاب کیا۔ اس پروگرام میں ۱۹ رفقاء کے علاوہ ۶۰ احباب نے شرکت کی۔

۱۰ر فروری بروز جمعۃ المبارک کو تاج کالونی میں رفیق محترم جناب محسن ندیم کے گھر پر پروگرام ہوا جس میں ۱۸ رفقاء اور تقریباً سو احباب نے شرکت کی اس دعوتی پروگرام سے پروفیسر خان محمد نے خطاب کیا۔

رمضان المبارک کے دوران رفقاء کی دعوتی کوششوں کو اللہ نے شرف قبولیت بخشا اور یوں پانچ احباب نئے رفقاء بن کر اس قافلے کے شریک سفر بن گئے۔

تنظیم اسلامی اسرہ جہلم کا تربیتی پروگرام

(نامہ نگار) رمضان المبارک کے آخری عشرے میں رفیق تنظیم محمد اشرف صاحب کی رہائش گاہ مشین محلہ نمبر ۳ میں دعوتی و تربیتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام روزانہ پانچ سے چھ بجے تک ہوتا رہا۔ پروگرام میں امیر تنظیم اسلامی کے خطابات بذریعہ ویڈیو کیسٹ رفقاء و احباب کو سنائے گئے یہ خطابات تنظیم اسلامی کی دعوت اور اس کے طریقہ کار کی وضاحت پر مشتمل تھے۔ سماجی' سیاسی اور معاشی نظاموں کو بھی وضاحت کے ساتھ امیر محترم کی زبان سے لوگوں تک پہنچایا گیا۔ رفقاء و احباب نے ان پروگراموں کی افادیت کو بے حد سراہا۔

اسرہ جاتلاں کی ماہانہ دعوتی کارکردگی

(نامہ نگار) رمضان المبارک کے دوران اسرہ جاتلاں میں رفیق تنظیم جناب محمود اختر کے گھر دورہ ترجمہ قرآن کے شرکاء سے تنظیم کے رفقاء کا مسلسل رابطہ ہے۔

آزاد کشمیر کے بھمبر شہر کی مختلف مساجد میں جناب سید محمد آزاد نے رمضان المبارک کے دوران خطابات جمعہ میں تنظیم اسلامی دعوت کو عوام الناس تک پہنچایا۔

قرآن حکیم کی فکری و عملی رہنمائی پر مشتمل کورس بذریعہ خط و کتابت کا تعارف کئی ایک تعلیمی اداروں میں کروایا گیا اور کورس کے داخلہ فارم اساتذہ اور طلباء میں تقسیم کیے گئے ہیں جن تعلیمی اداروں میں یہ کام ہوا' ان کی تفصیل کچھ یوں ہے افضل پور' بنچڑی' میرپور' پوٹھنی' خالق آباد' ڈھنڈر کلاں' بھولہ چترپڑی ہائی سکول' تعلیمی بورڈ میرپور' آزاد کشمیر' اس کام میں سید محمد آزاد صاحب کی محنت کوشش ہی سرفہرست رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیق اور ہمت عطا فرمائے

(مرتب شمس الحق اعوان ناظم حلقہ پنجاب شمالی

اسرہ جہلم کا خصوصی تربیتی پروگرام

(نامہ نگار جہلم) ۱۷ر فروری۔ تنظیم اسلامی اسرہ جہلم کے رفیق حاجی ابن مسعود کی رہائش گاہ پر دس بجے صبح سے ساڑھے بارہ بجے تک ایک خصوصی تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ پروگرام کے شرکاء کے سامنے ناظم حلقہ شمس الحق اعوان نے دین اور مذہب کے فرق کو واضح کیا اور اسلام بطور دین کے حوالے سے سیاسی' سماجی اور معاشی نظاموں کے حوالے سے گفتگو کی۔ فرائض دینی کے جامع تصور کو روشناس کرانے کے لیے موثر طریقے سے پیش کیا گیا اس پروگرام کا ایک اضافی فائدہ یہ بھی ہوا کہ رفقائے جہلم کو اپنے ناظم حلقہ سے ملاقات کا موقع بھی مل گیا۔

(مرتب محمد حسین)

○ ☆ ○

تنظیم اسلامی حلقہ سرحد نے پشاور شہر میں مظاہرہ کیا

(نامہ نگار) ۲۷ر فروری تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر سے موصولہ ہدایت کے مطابق ۲۶ر رمضان المبارک کو پشاور شہر میں مظاہرہ کیا گیا۔ اس مظاہرے میں رفقاء نے ٹی بورڈز اٹھا رکھے تھے جن میں موضوع سے مناسبت رکھنے والے نعرے' سلوگن اور فقرے درج تھے۔ مرکز ہی سے مہیا کردہ مواد پر مشتمل ایک جاذب نظر اور خوبصورت ہینڈ بل ۶۰۰ کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ تنظیم اسلامی حلقہ سرحد کے دفتر سے مظاہرے کے لیے مکمل تیاری کے ساتھ مسجد مہابت خاں کے طرف روانگی ہوئی۔ نماز ظہر وہیں ادا کی گئی رمضان المبارک کے دوران اوسطاً ایک ہزار افراد یہاں نماز ادا کرتے ہیں' نمازی حضرات میں یہ پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ مساجد کے دروازوں کے ساتھ بڑے سلیقے سے ٹی بورڈ آویزاں کیے گئے' ناظم حلقہ میجر ریٹائرڈ فتح محمد نے مظاہرین کو ابتدائی ہدایات دیں۔ مظاہرے کا آغاز مسجد مہابت خان سے ہوا۔ چوک یادگار' نمرازان بازار او ئمر سگران بازار سے گزرتے ہوئے پشاور کے مشہور قصہ خوانی بازار میں جلوس داخل ہوا۔ راستے میں جگہ جگہ رفقاء وقفے وقفے سے ٹھہر جاتے تاکہ لوگ متوجہ ہو سکیں۔ رفقاء کے گروپ نے جلوس کے ساتھ ساتھ سڑک کے دونوں جانب عوام الناس تک ہینڈ بل پہنچایا مظاہرے کا پہلا حصہ خیبر بازار' سوئیکارنو سکوائر' اور شعبہ بازار سے ہوتا ہوا تنظیم اسلامی حلقہ سرحد کے دفتر پر اختتام پذیر ہوا۔

مظاہرے کے دوسرے حصے کے لیے رفقاء صدر کے علاقہ میں پہنچے۔ سنہری مسجد میں تھوڑی دیر کے وقفہ استراحت کے بعد ساڑھے تین بجے دوبارہ مظاہرے کا آغاز کیا گیا۔ سنہری مسجد روڈ' سٹیڈیم روڈ مین صدر روڈ' ارباب روڈ' فوارہ چوک سے ہوتا ہوا جلوس واپس سنہری مسجد آ کر اختتام پذیر ہوا۔ مظاہرے میں ۲۸ رفقاء نے شرکت کی۔ مظاہرے کے اختتام پر تنظیم اسلامی پشاور کے امیر وارث خان نے خطاب کیا۔

تنظیم اسلامی پشاور کے امیر کے والد کا انتقال

تنظیم اسلامی حلقہ سرحد میں شامل تنظیم اسلامی پشاور کے امیر اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن جناب وارث خان کے والد محترم ۶ر مارچ کو انتقال فرما گئے۔ رفقائے تنظیم اسلامی اور ندائے خلافت کے جملہ قارئین سے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی استدعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

تنظیم اسلامی اسرہ جہلم کی دعوتی سرگرمیاں

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی اسرہ جہلم نے رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں عصر اور مغرب کے وقفے کے دوران کئی دعوتی پروگرام ترتیب دیے۔ تمام پروگراموں میں اسرہ جہلم کے نقیب محترم محمد حسین نے روزہ کی فضیلت' قرآن کی عظمت' راہ نجات اور تنظیم اسلامی کی دعوت کو لوگوں کے سامنے موثر انداز کے ساتھ پیش کیا۔

حلقہ غربی پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں

فیصل آباد میں منعقدہ دورہ ترجمہ قرآن کے شرکاء کے تاثرات

ڈاکٹر اسلم فاروق کہتے ہیں "تاثرات تو وہاں دیے جاتے ہیں جہاں دو نظریے مدمقابل ہوں' ایک کو حق اور دوسرے کو باطل قرار دیا جائے۔ میں تو صرف یہی کہوں گا کہ ---- اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم سے نوازے"۔

○ ☆ ○

ڈاکٹر حبیب محی الدین نے کہا "دورۂ ترجمہ قرآن وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ یہ پروگرام بہت موثر اور قابل تعریف ہے"۔

○ ☆ ○

محمد صغیر ایڈووکیٹ کہتے ہیں "ماشاء اللہ پروگرام نہایت علمی' عملی اور اصلاحی ہے۔ دین اسلام کے بارے میں صحیح روشنی ملتی ہے"۔

○ ☆ ○

امجد فاروق نے کہا "یہ پروگرام انتہائی مفید ہے۔ خاص کر نوجوانوں کو اسلام کی درست رہنمائی اور قرآن سے واقف کرانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ ایسے پروگراموں کا دائرہ کار بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ زیادہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں"۔

حکیم محمد سعید بھٹی صاحب نے فرمایا "قرآن حکیم حقیقتاً انسان کے لیے نازل ہوا ہے۔ وہ انسان کی رہنمائی کرتا ہے اور اس سے تقاضا کرتا ہے کہ اس کی تعلیمات کو تسلیم کیا جائے۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے ذریعے فکر قرآنی اعلیٰ ترین سطح پر میرے سامنے آیا ہے۔ اس پروگرام میں شمولیت کے بعد احساس ہوا کہ دنیا کے لیے تو میں نے بہت کچھ کیا مگر آخرت کے لیے' جو اصل زندگی ہے' میرے پاس توشہ نہیں ہے۔

یہ بھی احساس ہوا کہ قرآن مجید محض رمضان المبارک میں ہی پڑھنے کی چیز نہیں ہے بلکہ زندگی کا ہر لمحہ اس کے ساتھ بسر ہونا چاہیے"----

○ ☆ ○

محمد محسن ندیم نے کہا "دورۂ ترجمہ قرآن کو تسلسل کے ساتھ سننے سے علم میں اضافے کے ساتھ بہت سے معاملات میں شرح صدر حاصل ہوا۔ قرآن پر یقین کی کیفیت میں اضافہ ہوا۔ برائیوں سے اپنے آپ کو بچانے میں بڑی مدد حاصل ہوئی"۔